Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم مشکل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۴ امان ۱۳۵۹ ہش ۴ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۵۲

انجبار احمدیہ

— ربوہ ۳ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی صحت کے بارے میں ۲۸ فروری کی اطلاع کے مطابق

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ حرارت میں تکلیف باقی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق اپنے خاص فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

— حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم سیدہ موصوفہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

— میری طبیعت جلسہ سالانہ کے بعد سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ بے چینی بہت ہے۔ نیند بھی کم آتی ہے۔ بدن کے بعض حصوں میں درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اہلیہ حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری

جلسہ پیشگوئی مصلح موعود لجنات

انشاء اللہ تعالیٰ ۶ مارچ بروز جمعرات ۲½ بجے پیشگوئی مصلح موعود کا جلسہ لجنہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اس جلسہ میں شرکت کریں۔ خاص کر سکول اور کالج کی لڑکیاں زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ناظر بیت المال آمد ربوہ

بحرِ حکمت کے موتی۔ جوامع الکلم۔ جواہر الکلام

بندہ سربسجود ہو کر خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے

ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اسے تسلی دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

(۱) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ (الدھر آیات ۲۶، ۲۷)

ترجمہ:۔ اور اپنے رب کا صبح اور شام ذکر کیا کر اور رات کے وقت بھی اس کے حضور میں سجدہ ریز ہوا کر (یعنی رات کو بھی نماز تہجد پڑھا کر) اور رات کو دیر تک اس کی تسبیح کیا کر۔

(۲) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔ وہ یقیناً حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

يَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْنِيْ ۔ رواہ الدیلمی۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نماز پڑھنے والا مجھ سے سرگوشی کرتا ہے۔ یہ حدیث دیلمی نے روایت کی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نمازیں ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔

نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ (بندہ) عرض کرتا ہے، التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس عرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے۔ اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نماز کا یہی حال ہے (بندہ) خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گزرے ہیں ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم ص ۲۵۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ

حضور کی دینی و جماعتی مصروفیات

(۳)

مرتبہ:۔ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی

حضور نے فرمایا۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا اعلان کرتے وقت میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے اس لئے جماعت کو اس کے استقبال کی شایان شان تیاری کرنی چاہیئے۔ مجھے خوشی ہے کہ پچھلے چند سالوں میں جماعت نے بڑی مالی قربانی دی۔ ذہین بچوں کو وقف کیا جو جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں گوئٹے برگ میں مسجد اور مشن ہاؤس بن گیا جہاں اسلام کی نمائندگی کے بہتر سامان پیدا ہو گئے۔ پچھلے سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوسلو میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک بہت بڑی عمارت مل گئی۔ سپین جو عیسائیت کا گڑھ ہے وہاں بھی پچھلے سال قرطبہ کے قریب باموقع جگہ پر زمین کا ٹکڑا مل گیا ہے اور اس سے بھی زیادہ خوشی کی یہ بات ہے کہ وہاں کی حکومت نے مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کی اجازت بھی دیدی ہے۔ امریکہ میں انگریزی ترجمہ قرآن کی وسیع اشاعت کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد حضور نے فرمایا اصلی اور ضروری اور سب سے اہم بات جس کی طرف میں جماعت کو مختلف پیرایہ میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اسلام غالب آئے گا۔ اور غالب آئے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دے گا کہ وہ اسلامی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں اور جیسا کہ قرآن کریم کی پیشگوئیاں ہیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے اسلام نے آخری زمانہ میں غالب آنا ہے اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ غالب آنا ہے۔ چنانچہ تمام رد لوں اور جماعت کی مخالفتوں، اس کی غربت اور کمزوریوں کے باوجود ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا اور خدا کے رسول کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی۔

آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم نے دوسری حقیقت یہ بیان کی ہے کہ اگر صداقت کو ماننے والی جماعت یاددہانیوں اور سمجھانے کے باوجود، پیار اور نرمی اور سختی کرنے کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرے گی تو خدا تعالیٰ اس جھنڈے تلے کوئی اور قوم لے آئے گا۔ یہ کام کرنا تو جماعت احمدیہ نے ہی کرنا ہے مگر افراد بدل جائیں گے۔ ہمارا دل کرتا ہے کہ افراد نہ بدلیں۔ میرے اور آپ کے ذریعہ یہ عظیم انقلاب انسان کی زندگی میں پیدا ہو۔ مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے مرد اور ہماری عورتیں، ہمارے بڑے اور ہمارے چھوٹے، ہمارے جوان اور ہمارے بچے اسلامی تعلیم کا ایک عمدہ نمونہ بن جائیں کیونکہ جب تک وہ انقلاب جو دنیا میں ہم لانا چاہتے ہیں وہ ہماری زندگیوں میں نہیں آجاتا، اس وقت تک ہم اس انقلاب کو دنیا میں بپا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ از بس ضروری ہے کہ ہم خدا کے اطاعت گزار بندے بنیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی کامل پیروی کریں۔

حضور نے فرمایا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی مرکزی قیادت پاکستان کی جماعتوں کے ہاتھ میں ہے اگر یہاں کی جماعتیں یہ چاہتی ہیں کہ انہیں یہ شرف حاصل رہے تو انہیں اپنے نیک نمونے کے ساتھ اور قرآنی احکام پر عمل پیرا ہو کر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہی اس کے اہل ہیں۔ انہیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ کبھی آپس میں لڑیں گے نہیں۔ محبت سے رہیں گے۔ ناجائز اور ناحق، جھوٹ اور فریب سے ایک دوسرے کے مال نہیں کھائیں گے ہر ایک سے احسان کریں گے کسی سے احسان نہیں لیں گے۔ خدا کے بندوں سے پیار کریں گے۔ ان کے دکھ درد کو دور کریں گے۔ کسی کو دکھ نہیں پہنچائیں گے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے۔ بلکہ دل میں بھی کسی کے لئے غصہ نہیں ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔ بڑا اہم کام ہے جو ہمارے سپرد ہوا۔ اور بڑی اہم ذمہ داری ہے اس شخص کی جس نے خود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن کے ساتھ وابستہ کیا۔ اگر تمہارا دعویٰ تو یہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دیں گے اور عمل اس کے خلاف ہو تو خدا تم سے خوش نہیں ہوگا اور وہ برکتیں اور رحمتیں حاصل نہیں ہوں گی جن کا خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور نہ وہ مقصد حاصل ہوگا جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ اسی لئے میں بار بار جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت بن جائے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

صحابہ کی طرح اپنے اندر عشق و وفا اور قربانی اور ایثار کی روح پیدا کریں اور آپس میں بھائی چارے اور اخوت کی فضا قائم کریں۔ خدا تعالیٰ تمہیں آسمانی رفعتیں عطا کرنا چاہتا ہے مگر یہ تو بڑی نالائقی ہے کہ کوئی شخص پھر بھی زمین کی طرف جھک جائے۔ اور گناہ گار بن جائے۔

حضور نے فرمایا۔ میں جماعت کو یہ کہتا ہوں کہ اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم بپا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اس وقت کے لئے تیار کریں جب جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہوگی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں گے اور کہیں گے اے خدا! تیرے یہ بندے واقعہ میں اس قابل ہیں کہ تیرے دین کو ساری دنیا میں غالب کر دیں۔ پس تمہاری زندگی میں اسلام کے حسن و احسان کے نظارے دنیا کچھ اس طرح دیکھے کہ وہ اسلام کو قبول کرنے کے لئے مجبور ہو جائے اور دنیا میں ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی رسول ہو جس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر دنیا امن اور سکون سے زندگی بسر کرنے لگے۔

اجتماعی ملاقاتیں

حضور کا یہ نہایت ہی روح پرور بصیرت افروز خطبہ دو بج کر دس منٹ پر ختم ہوا۔ نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی اور پھر پونے چار بجے سے سوا چھ بجے شام تک باہر سے آنے والی جماعتوں سے باری باری اجتماعی ملاقات فرمائی۔

سب سے پہلے حیدر آباد ڈویژن اور بعض دوسری جماعتوں کی اجتماعی ملاقات ہوئی جو قریباً پون گھنٹے تک جاری رہی۔ اس ملاقات میں حیدر آباد شہر، ٹنڈو الہ یار، دیہہ ۱۵۱، ٹنڈو غلام علی، بشیر آباد، بدین، سانگھڑ، ٹھٹھہ اور نواب شاہ کے قریباً دو صد افراد حضور کے ارشادات سے مستفید ہوئے۔

اس موقع پر حضور نے فرمایا دوستوں کو یہ فکر ہونی چاہیئے کہ انہوں نے اپنے بچوں کو پڑھانا ہے اور خود بچوں کو یہ فکر ہونی چاہیئے کہ انہوں نے پڑھنا ہے۔ تعلیمی میدان میں ترقی کا راز اس بات میں نہیں کہ بچے گریس مارکس لے کر پاس ہوں۔ یہ تو حقیقتاً بچوں کی ڈس گریس (DISGRACE) کے مترادف ہے بلکہ سکول کی پڑھائی کے علاوہ بارہ بارہ، چودہ چودہ گھنٹے یومیہ پڑھائی کرنے سے آتی ہے اور نمایاں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

فرمایا۔ اپنے استاد کی ہمیشہ عزت کرنی چاہیئے اور سٹرائیک میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔

ملاقات کے بعد دوست حضور سے مصافحہ کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگے۔ اس ہجوم میں ایک بزرگ کی یہ آواز آئی!۔

"حضور میں نے مصافحہ کرنا ہے"

اس پر حضور نے فرمایا:۔

"تو پھر کرتے کیوں نہیں؟"

دوسرا گروپ ضلع تھرپارکر سے کریم نگر فارم، لطیف نگر فارم، محمد آباد، نور نگر اور میرپور خاص کی جماعتوں کے قریباً تین سو افراد پر مشتمل تھا۔

حضور نے فرمایا۔ سپین میں الحمراء کا محل آج بھی مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ یہ مسلمان انجینئروں کے فن تعمیر کا ایک ایسا حسین شاہکار ہے کہ آج کے اس ترقی یافتہ زمانہ میں یورپین اس ۷۰۰ سو سالہ پرانی عمارت کے بعض حصوں کو اس خیال سے چھیڑتے نہیں کہ کہیں خراب ہو گئی تو دوبارہ بنا نہیں سکیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ جنگ عظیم کی وجہ سے امریکہ میں ترقی شروع ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کو مجبوراً دماغ لڑانے پڑے۔ لیکن جب ترقی کے راستے پر چل پڑے تو چھلانگیں مارتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس لئے جب ہم کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے تو یہ دُنیوی نقطہ نگاہ سے بھی ممکن ہے۔ اگر امریکہ آگے نکل سکتا ہے تو ہم خدا کے دین کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

برادرم مکرم بشیر احمد صاحب خادم سابق متعلم جامعہ احمدیہ نے عرض کیا میری بچی نظم سُنانا چاہتی ہے۔ حضور نے فرمایا اسے ڈاکٹر صدیقی صاحب کی گود میں بٹھا دیں اگر سنا سکتی ہے تو سنا دے۔ چنانچہ جب بچی اُن کی گود میں بیٹھ گئی تو حضور نے پیار سے فرمایا۔ لو پھر نظم سناؤ۔ اس پر ۴ سال کی اس بچی نے درثمین سے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

سُنائی۔ حضور نے بچی کو دعائیں دیں۔

تیسرا گروپ شریف آباد۔ نئی سرروڈ، فضل آباد، پھیرو چیچی، گوٹھ احمدیاں، گوگڑ سیٹھ عزیز احمد، جیمس آباد، نگر پارکر، نصرت آباد اور نفیس نگر کے تین ساڑھے تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ حضور نے ان سے نصف گھنٹے تک اجتماعی ملاقات فرمائی۔ اکثر زمیندار دوست اس مجلس میں شامل تھے۔ حضور ان کے پیشے کے متعلق مختلف پیرایہ میں باتیں کرتے رہے اور اُن کی ہمت کی داد دیتے رہے آپ نے فرمایا۔ زمیندار ہونا کوئی عیب کی بات نہیں۔ البتہ زمیندار کی نشانی یہ ہے کہ ہر وقت اس کے ہاتھ مٹی سے کھیلتے رہیں جو اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ وہ بہت محنتی آدمی ہے۔ ضمناً یہاں کے باغات اور آموں کے پودوں کے متعلق بھی باتیں ہوتی رہیں۔ فرمایا۔ زمینداروں کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ اُن کے گھٹنے اور ہاتھ مٹی میں لت پت رہیں۔ تاہم اس بات کو یاد رکھیں اور کبھی اپنی محنت پر نازاں نہ ہوں کیونکہ انسان کی کامیابی کا انحصار صرف اس کی محنت پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ہے۔ جس کے لئے ہر وقت دُعا گو رہنا چاہیئے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ کوئی کام کریں دیانت داری سے کریں اور پوری محنت سے کریں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کام کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں ضرور برکت ڈالے گا۔

چوتھا اور آخری گروپ کُنری اور گوٹھ علم الدین کے ۲۰۰ سے زائد احباب پر مشتمل تھا۔ اس گروپ سے حضور نے سوا چھ بجے تک ملاقات فرمائی۔ دوران گفتگو حضور نے احمدی طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ خوب محنت سے پڑھائی کریں اور علمی میدان میں نمایاں ترقیات حاصل کریں۔ سندھ جننگ فیکٹری کے ایک کارکن مکرم سعید احمد صاحب نے اپنی آٹھ نو سالہ بچی کے لئے درخواست دُعا کی جس کے کان اور زبان ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بند ہو چکے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ میں دُعا کروں گا۔ نیز فرمایا اس بچی کو کراچی بھیج دیں۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو بُلا کر ارشاد فرمایا کہ کان کی امراض کے ماہر ڈاکٹر سے اس بچی کا علاج کرائیں اور اُس سے کہیں کہ اس بچی کی طرف نہ دیکھے اس کی تشخیص کر کے دوائی تجویز کرے خواہ وہ کتنی ہی مہنگی کیوں نہ ہو۔ ایک اور بچہ حضور کی خدمت میں سلام کرنے کے لئے بڑھا۔ حضور نے اسے پیار کیا۔ وہ کچھ رقم نذراً تو بھی حضور کی خدمت اقدس میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ اس کے بائیں ہاتھ میں تھی اور بائیں ہاتھ سے وہ قبول نہیں ہو رہی تھی۔ دایاں ہاتھ حضور کی مٹھی میں تھا۔ حضور یہ سبق سکھانا چاہتے تھے کہ کوئی بھی چیز پیش کریں ہمیشہ دائیں ہاتھ سے پیش کریں۔ ایک اور بچے کو دیکھ کر حضور نے اس کے باپ سے فرمایا پیارا نمبر ایک پر ہے اور سر نشن نمبر دو پر آتی ہے۔ بچے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ غلطی نہ کرے تاکہ مار نہ کھائے۔ کھیل کے وقت کھیلے لیکن پڑھتے کے وقت دل لگا کر پڑھے۔

ایک نومبائع دوست کی مشکلات سُن کر اُسے تسلی دی اور فرمایا میں دُعا کروں گا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ صبر و استقامت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کریں اور کسی کو دُکھ نہ پہنچائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ان اجتماعی ملاقاتوں میں احباب کو بیش قیمت نصائح دیئے۔ اُن کی دلجوئی کی۔ بچوں سے بڑی ہی شفقت اور پیار کیا۔ جماعتی اور انفرادی کمزوریوں کی اصلاح کی طرف نہایت ہی حکیمانہ رنگ میں احباب کو توجہ دلائی۔ انہیں اپنا مقام پہچاننے اور دنیا میں نیک نمونے کے ذریعہ انقلاب عظیم بپا کرنے کی تلقین فرمائی۔ مغرب کی اذان کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ نہایت ہی بابرکت اور ایمان افروز سلسلہ اختتام کو پہنچا۔ پندرہ منٹ بعد ساڑھے چھ بجے حضور نے مسجد میں تشریف لے جا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

اجتماعی ملاقاتوں کے دوران حضور کی قیام گاہ کے اندرونی صحن میں حضرت سیدہ ؎ ؎ بیگم صاحبہ مدظلہا نے قریباً ۲۰ مستورات کے اجتماع سے ملاقات فرمائی اور عورتوں کو اُنکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ (باقی)

نہایت ضروری تاکید

امراء کرام۔ صدر احباب۔ سیکرٹریان مال اور مخلصین کو تاکید کی جاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی رسید بکیں بہت احتیاط کے ساتھ اور مقفل رکھی جائیں۔ یہ رسید بکیں بہت قیمتی اور بے حد اہم ہیں۔ ان کو بہت حفاظت کے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ بعض احباب مسجد میں یا گھر میں صدر انجمن احمدیہ کی رسید بکیں کھلی رکھ دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گم ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس بارہ میں احباب بہت احتیاط فرمادیں ایک ایک رسید بہت بیش قیمت ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سانحۂ ارتحال

میرے پیارے بیٹے میر عبدالقادر کا ۱۱ فروری کو کار ایکسیڈنٹ میں بلغاریہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ ۲۴ فروری کو پی۔ آئی۔ اے کی پرواز سے سوا چھ بجے شام لاہور ایئرپورٹ پر پہنچا اور ۲۵ فروری کو بعد ظہر ربوہ کے عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

خاکسار کو ایک سال کے دوران یہ دوسرا اندوہناک حادثہ برداشت کرنا پڑا ہے۔ بیشتر ۱۱ مارچ ۱۹۷۹ء کو خاکسار کے پیارے بیٹے عبدالمومن کی سکوٹر کے حادثے میں وفات ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ مجھ سے زیادہ پیارے تھے۔ پس اس نے بلا لئے۔ میں راضی برضائے الٰہی ہوں۔ غم شدید ہے۔ مرحومین بن ماں تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت درد دل سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم مرحومین کے درجات کی بلندی کے لئے بارگاہِ ایزدی سے دُعا فرمائیں۔ نیز میرے لئے اور میرے بیٹوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے اور مزید آزمائشوں میں نہ ڈالے۔ میں بہرحال ایک بہت ہی بوڑھا آدمی ہوں اور مزید صدموں کی تاب نہیں۔

(میر عبدالواحد ریٹائرڈ ایس۔ پی ابن ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب افریقوی حال شیخ پور ضلع گوجرانوالہ)

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصیات کو غیر معیاری وصیتیں ہونے کی وجہ سے رجسٹریاں بھجوائی گئی تھیں مگر وہ رجسٹریاں بغیر تقسیم ہوئے واپس موصول ہو گئی ہیں اگر کسی صاحب کو ان کے مکمل موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں:۔

(۱)	ہاجرہ بیگم صاحبہ	قلعہ شیخوپورہ	وصیت نمبر ۲۱۷۸۷
(۲)	حمیدہ بیگم صاحبہ	چک ۲۰۔ T.D.A ضلع سرگودھا	" ۲۱۹۲۰
(۳)	حکم بی بی صاحبہ	رسول نگر ضلع گوجرانوالہ	" ۲۱۱۴۹
(۴)	سردار بیگم صاحبہ	محمد آباد اسٹیٹ تھرپارکر سندھ	" ۲۱۴۳۵
(۵)	رسول بی بی صاحبہ	کوٹ خواجہ لاہور	" ۲۱۶۲۴
(۶)	زینب بی بی صاحبہ	چک ۱۰۰ ضلع فیصل آباد	" ۲۲۷۸۱
(۷)	رسولاں بی بی صاحبہ	احمد آباد سیالکوٹ	" ۲۲۰۴۲

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ مارچ میں خدام کے لئے "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

ماہ اپریل میں "مراجعین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مقرر ہے۔

مہتمم تعلیم

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن حکیم اور اکتشافاتِ اثریہ

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

مسجد فضل لندن کے میگزین "دی مسلم ہیرلڈ" اگست ۱۹۷۹ء میں کارل بروکلمان (CARL BROCKELMMOII) کی کتاب "ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز" کا ایک اقتباس شائع ہوا ہے۔ بروکلمان نے لکھا ہے کہ قرآن میں بائیبل کا مواد ہے لیکن اغلاط سے پُر۔ کچھ باتیں براہِ راست بائیبل سے اخذ کی گئیں۔ کسی جگہ اساطیرِ یہود پر انحصار ہے۔ غیر مستند اناجیل کی کہانیاں ہیں اور وہ بھی مسخ شدہ صورت میں۔ اس اعتراض کے جواب میں "مسلم ہیرلڈ" نے چیلنج کیا ہے کہ آئیے قرآن اور بائیبل کا موازنہ کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ صداقت کس طرف ہے "مسلم ہیرلڈ" کے اداریہ میں اس اقتباس پر ناقدانہ نظر ڈالی گئی۔ اور قرآن اور بائیبل کے موازنہ کی علمی دعوت دی گئی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن حکیم نے جہاں بائیبل سے اختلاف کیا ہے وہ بے وجہ نہیں۔ اساطیرِ یہود و نصاریٰ میں جو غلطیاں راہ پا گئیں ان کی تصحیح اور اصلاح مقصود ہے۔ قرآن حکیم کا دعویٰ ہے کہ یہ آسمانی صحیفہ اہلِ کتاب کے اختلافات میں حَکَم بن کر نازل ہوا۔ قرآن حکیم مینارِ نور ہے۔ یہ نرا دعویٰ نہیں اس کے تاریخی ثبوت موجود ہیں۔ اس کی تائید میں علمی آثار کے شواہد ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک انبیاء کی تاریخ ہی کو لیجیے۔ قرآن نے جگہ جگہ اہلِ کتاب سے اختلاف کیا۔ ہر جگہ قرآنی صداقت نمایاں ہے۔ بعض مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

طوفانِ نوحؑ

قرآن حکیم نے بتایا کہ طوفانِ نوح عالمگیر نہیں تھا۔ اس میں ساری دنیا نہیں بلکہ قومِ نوح غرق ہوئی۔ اس کے برعکس بائیبل میں ہے کہ طوفانِ نوح عالمگیر تھا۔ اب آثارِ قدیمہ کی کھدائیوں نے ثابت کیا ہے کہ طوفان مقامی تھا۔ عالمگیر نہیں تھا۔

کشتیٔ نوحؑ

تورات میں ہے کہ کشتیٔ نوح ایک سترہ ہزار فٹ اونچے عراق کے پہاڑ "اراراط" پر ٹک گئی۔ پانی اس پہاڑ کے اوپر سے بہہ رہا تھا۔ جب اترا تو کشتی اس کے اوپر لنگر انداز ہو گئی۔ علماءِ اثریات نے ثابت کیا ہے کہ یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ کشتی نے نشیب کی طرف جانا تھا نہ کہ فراز کی طرف۔ فرات و دجلہ کا بہاؤ خلیج فارس کی جانب ہے۔ اس طرف نشیب ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ لنگر انداز ہونے کے لئے جُودی ایک موزوں اور مناسب مقام ہے۔ جُودی کا سلسلہ کوہ کم و بیش پانچ ہزار فٹ اونچا ہے اور دجلہ کے مغربی کنارے پر ہے۔ قرآن حکیم نے بتایا کہ کشتی جُودی پر ٹک گئی تھی۔

ادریس پیغمبر

حضرت آدم علیہ السلام کی ساتویں پُشت میں ایک پیغمبر ہوئے ہیں۔ تورات میں ان کا نام حنوک ہے۔ قرآن میں ادریس۔ کتباتِ بابل میں اس پیغمبر کا نام حنوک نہیں بلکہ ادریس کے مشابہ درج تھا یعنی یودریس۔ آج سے ۲۳۰۰ سال پہلے کے یونانی مؤرخ بیروسس (BEROSES) کا حوالہ موجود ہے۔

فرعونِ موسیٰ

تورات میں جنودِ فرعون کی غرقابی کا ذکر ہے۔ خود فرعون غرق ہو گیا تھا؟ اس کا کوئی واضح ذکر نہیں۔ قرآن حکیم میں ہے کہ نہ صرف فرعون غرق ہو گیا تھا بلکہ اس کا بدن بھی محفوظ ہے وہ دیدۂ عبرت نگاہ کے لئے خدائی نشان ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں فرعونِ موسیٰ کی لاش مل گئی۔ یہ آج قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ اور قرآنی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے۔

عین القطر

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے عین القطر یعنی تانبے کا چشمہ بہایا گیا۔ اب آثار سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی تانبے کی بھٹیاں اور فونڈریاں نکل آئیں۔ علماء حیران ہیں کہ ان کا بائیبل میں ذکر نہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تانبے سے کام لینے کے باعث کوپر کنگ (COPPER KING) کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل میں پہلی دفعہ تانبے کو متعارف کرایا۔ اس طرح ان کے ہاں تانبے کے عہد کا آغاز ہوا۔ مشہور مستشرق راڈول نے عین القطر پر اعتراض کیا ہے۔ اس کا جواب خود آثار نے دے دیا۔

ہامان

قرآن حکیم منفرد کتاب ہے جس نے بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون، ہامان اور قارون کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ مستشرقین کا مشہور اعتراض ہے کہ ہامان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چھ سو سال بعد فارسی دور کی ایک شخصیت کا نام ہے جس کا بائیبل کے صحیفہ آستر میں ذکر ہے اب ثابت ہوا ہے کہ صحیفہ آستر محض ایک افسانہ ہے۔ اس کے بعض کردار بھی فرضی اور افسانوی ہیں۔ ہامان انہی میں شامل ہے۔ مصر کے آثار سے ہامان کا سٹیچو (STATUE) مل گیا۔

ہامان مصر کے کاہنِ عظیم کا خطاب تھا۔ کاہنِ اعظم زمین پر آمون دیوتا کا مظہر سمجھا جاتا اور معبدِ آمون کا اسقف اعظم تھا۔ مصر کی قدیم زبان میں ھم کے معنے بڑے کاہن کے ہیں۔ اسے دیوتاؤں کے نام کے ساتھ نسبت دیتے مثلاً "ھم رع" رع دیوتا کا بڑا کاہن۔ "ھم آمون" آمون دیوتا کا بڑا کاہن۔ ہامان دراصل "ھم آمان" یا "ھم آمون" ہے۔ اس کے معنے ہیں "آمون دیوتا" کا بڑا کاہن۔ ہامان مصر میں فرعون کے بعد سب سے بڑی مقتدر شخصیت تھی۔ اس کے الگ لشکر تھے جو کہ "جنودِ آمون" کہلاتے۔ قرآن میں ہے فرعون، ہامان اور ان دونوں کے جنود خطاکار تھے۔ یہ کتنی بڑی حقیقت ہے جو آثارِ مصر سے برآمد ہوئی ہے۔

حضرت ہارون علیہ السلام

تورات میں ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے ایک ڈھالے ہوئے بچھڑے کو بطور معبود بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا (خروج ۳۲)

قرآن حکیم میں ہے کہ یہ کام پیغمبر کا نہیں بلکہ حضرت موسیٰ کے ایک گمراہ فرد "سامری" کا ہے۔

اب ثابت ہوا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں جو تورات کا نسخہ تھا اس میں حضرت ہارون علیہ السلام کو الزام دینے والا قصہ نہیں تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے زبور (۱۰۶) میں ہے کہ ہارون خدا تعالیٰ کا مقدس بندہ تھا۔ بنی اسرائیل نے کلیم اللہ اور مردِ حق آگاہ ہارون پر حسد کیا اور ان کی سرداری، نبوت و نیابت ختم کرنے کے لئے ایک بچھڑا ڈھال لیا اور ڈھالی ہوئی مورت کے آگے سجدہ کیا۔ اس طرح یہ طائفہ مغضوب ہو گیا۔ آج انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو الزام دینے والا قصہ تورات میں بعد میں شامل کیا گیا۔ اصل متن کا حصہ نہیں ہے۔ اس طرح قرآن سچا ثابت ہوا۔

قارون کون تھا؟

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون، ہامان اور قارون کی طرف مبعوث ہوئے قارون قومِ موسیٰ سے تھا۔ وہ اپنی قابلیت کی بنا پر فرعون کے خزانوں کا افسرِ اعلیٰ بن گیا۔ اس کے پاس ایک خاص علم تھا جس کی مدد سے وہ معادنِ ذہب کو دریافت کرتا اور سونے کا ڈھیر لگا دیتا۔ ارضِ مصر میں قارُو کا علاقہ سونے کی کانوں کے لئے مشہور تھا۔ کتباتِ مصر میں قارو سے سونا نکالنے کا مسلسل ذکر ہے۔ غالباً اسی نسبت سے اسے قارون کہا گیا۔ مصری زبان میں "اون" کے معنی روشنی کے ہیں۔ خطاب کے معنے ہیں "سرزمین قارُو کا نور" گویا فرعون، ہامان اور قارون تینوں لقب ہیں۔ ذاتی نام نہیں ہیں۔ تورات میں نہ ہامان کا ذکر ہے اور نہ خروج سے پہلے قارون کا۔ البتہ خروجِ مصر کے بعد چالیس سالہ بیابان نوردی میں قورح کی پیدا کردہ بغاوت کا ذکر ہے۔ وہ خود بنی اسرائیل کا سردار تھا۔ اس نے ۲۵۰ سرداروں کی ایک جماعت بنائی اور انقلاب برپا کر دیا۔ ان کا انجام یہ ہوا کہ زمین نیچے سے پھٹی۔ قورح اور اس کی جماعت اس میں سما گئی۔

(گنتی ۱۶ باب)

مستشرقین کہتے ہیں کہ قرآن میں قورح کی بجائے قارون ہے۔ خسف فی الارض برد ئے قرآن مصر میں ہوا تھا۔ تورات میں ہے کہ خروج کے بعد یہ واقعہ ہوا تھا۔

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خروجِ مصر کے بعد بنی اسرائیل کے انقلابات اور بغاوتوں کا ذکر سلسلہ وار کیا ہے۔ اس میں قورح کی بغاوت کا کوئی ذکر نہیں (زبور ۱۰۶)

گویا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں جو تورات تھی اس میں خروج کے بعد قورح کے خسف کا ذکر نہیں تھا کیونکہ قورح یا قارون خروج سے پہلے خسف فی الارض کے ذریعہ کیفرِ کردار کو پہنچ چکا تھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارون چونکہ قوم موسیٰ سے تھا۔ اس کے قبیلہ نے خروجِ مصر کے بعد بغاوت کر دی۔ اس بغاوت میں قورح کی قوم میں سے کچھ سردار شامل تھے۔ وہ داتان اور ابی رام دو سرداروں کے تحت جمع ہو گئے۔ زبور داؤد میں ہے:۔

"زمین پھٹی اور داتان کو نگل گئی اور ابی رام کے گروہ کو ڈھانپ لیا اور ان کے مجمع میں آگ بھڑکی۔ شعلے نے شریروں کو جلا دیا۔"

(زبور ۱۰۶/۱۷-۱۵)

اس بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں جو تورات تھی اس میں قورح کے خسف فی الارض کا ذکر نہیں تھا بلکہ داتان اور ابی رام کے گروہ کا ذکر تھا۔ چونکہ اس گروہ میں قورح کی اولاد شامل تھی اور مزا بھی قارون والی یعنی خسف فی الارض ملی۔ مناسبت کے پیش نظر بعد میں اشتباہ ہو گیا اور مختلف واقعات یکجا ہو گئے۔

قورح کا خسف خروج مصر سے پہلے ہوا تھا۔ قورح کی اولاد کا بعد میں۔ یہ دونو خلط ملط ہو گئے۔ علماء مصر تسلیم کرتے ہیں کہ تورات میں قورح کی بغاوت اور داتان کی بغاوت کے سلسلہ میں تین واقعات کو یکجا کر دیا گیا۔ حالانکہ یہ الگ الگ انقلاب تھے۔ پیکس بائیبل کومنٹری ۱۹۶۲ء کے ایڈیشن میں تفصیل موجود ہے (C.C. ۲۲۳)۔

علماء کہتے ہیں کہ یہ تینوں واقعات خروج کے بعد ہوئے۔ قرآن کی رُو سے قارون والا واقعہ پہلے ہوا تھا۔ قرآن کی تائید زبور سے ہوتی ہے۔ زبور میں خروجِ مصر کے بعد ہونے والے واقعات میں قورح کے انقلاب کا ذکر نہیں ہے۔ مکمل تحقیق کے لئے انکشافات اثریہ کا کچھ اور انتظار کرنا ہوگا۔

یدِ بیضا

تورات میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ جب نکال کر دیکھا تو وہ برص سے برف کی مانند سفید تھا۔ (خروج ۴/۶)

قرآن حکیم میں بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ کے الفاظ ہیں۔ "تو وہ سفید ہو گا بغیر کسی بیماری کے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان آرامی عربی تھی۔ عبرانی بعد میں بنی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متن تورات میں صرح تھا جس کے معنے خالص۔ بے داغ۔ بغیر کسی بیماری کے ہیں۔ اسے صرع میں بدل دیا جس کے معنے عبرانی میں برص یا جذام کے ہیں۔ ان دو لفظوں کا آپس میں بدل جانا بالکل قرین قیاس ہے۔

اس قسم کا اشتباہِ لفظی تورات کے متن میں عام ہے۔ آرامی عربی الفاظ جب عبرانی میں گئے تو کچھ نہ کچھ اشتباہ کا ہونا قرین قیاس ہے صرح کا صرع میں بدل جانا صوتی لحاظ سے کوئی بعید نہیں۔

ذوالقرنین

قرآن حکیم میں شہنشاہ سائرس کو "ذوالقرنین" کہا گیا۔ اس کے معنے ہیں دو سینگوں والا۔ اس بادشاہ نے فارس اور میدیا دو متحارب ریاستوں کو ایک تاج کے نیچے مجتمع کر دیا۔ اسی پر اسے ذوالقرنین کا خطاب دیا گیا۔ بائیبل میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سائرس کو ایک خطاب یا کنیت سے نوازا تھا۔

(یسعیاہ ۴۵/۴) وہ کیا ہے؟ اس کا ذکر نہیں۔ آثارِ فارس سے سائرس کا ایک مجسمہ اس کے محل سے برآمد ہوا ہے جس میں سائرس کو ملکوتی پنکھوں والا دکھایا گیا۔ اس کے سر پر دو سینگ ہیں جن پر ایک مشترک تاج ہے۔ مصنفِ کتاب نے اس قرآنی شخصیت پر بھی اعتراض کیا ہے۔ ذوالقرنین اساطیری وجود نہیں۔ ایک تاریخی شخصیت ہے۔

الغرض بہت اہم باتوں میں قرآن حکیم نے بائیبل سے اختلاف کیا ہے اور جہاں اختلاف کیا ہے وہیں تاریخی خزینہ نکلا ہے۔ کارل بروکلمان اور ان جیسے دوسرے مستشرقین کو چیلنج ہے کہ کوئی ایک مثال دیدیں جس میں قرآنی بیان بائیبل سے مختلف ہو اور تاریخی شواہد قرآن کے خلاف ہوں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ "مسلم ہیرلڈ" کا چیلنج بڑا بروقت اور مناسب ہے۔ آئیے قرآن اور بائیبل کا موازنہ کرتے ہیں۔ اس موازنہ میں مختلف علوم کے ماہرین شریک ہو سکتے ہیں۔ قرآن حکیم کو ہم عالمی سٹیج پر بجا دیتے ہیں جہاں اعتراض ہو گا وہیں ایک خزینہ مخفی ہو گا۔ علمائے عام ہے علماء۔ سکالرز۔ سائنس دانوں اور مذہبی شخصیتوں کے لئے۔

فرقان

اس نوٹ کا یہ مقصد نہیں کہ تورات زبور اور انجیل میں خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں بھی خدا تعالیٰ کا کلام درج ہے اور قرآن حکیم صحف سماوی کی تصدیق کے لئے نازل ہوا قرآن پہلی کتابوں کا مصدق ہے۔ مصدق کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کلام الٰہی کا مصدق ہے جن باتوں کی قرآن نے تصدیق نہیں کی وہ خدا کا کلام نہیں ہیں بلکہ انسانوں کی ملائی ہوئی باتیں ہیں۔ قرآن سے پیشتر انبیائے بنی اسرائیل نے کلام الٰہی میں انسانی ملونی کے خلاف آواز اٹھائی۔ حضرت یرمیاہ نبی کا زمانہ ۶۰۰ قبل مسیح ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"تم کیسے کہتے ہو کہ ہم دانشمند ہیں اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے۔ دیکھو فقیہوں کے پُر دروغ قلم نے اسے بگاڑ دیا ہے۔"

(یرمیاہ ۸/۸ نیو انگلش بائیبل)

اور بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے آپ تورات کی تصدیق کے لئے آئے لیکن جن باتوں کی آپ نے تصدیق نہیں کی وہ تورات کا حصہ نہیں ہیں۔ چنانچہ پطرس حواری نے ایک مباحثہ کے دوران یہ وضاحت کر دی:۔

یسوع مسیح خدا تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے سچائی کی پرکھ عطا کی۔ جن باتوں کی آپ نے تصدیق نہیں کی وہ خدا کا کلام نہیں بلکہ خدا کے کلام میں انسانی ملونی ہے۔ اس لئے ہم تورات کے ایسے حوالوں کو درست نہیں سمجھتے جن میں خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف باتیں درج ہیں یعنی ایسی باتیں خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہو سکتا۔"

پطرس کی یہ وضاحت دوسری صدی کی کتاب "خطبات کلیمنٹائن" میں درج ہے۔ گویا سچی بات یہ ہے کہ تصدیق کلام الٰہی کیلئے ہے۔ تصدیق کے معنے ہی یہ ہیں کہ غلط باتوں کو چھوڑ کر سچی باتوں کو چن لیا جائے۔ قرآن حکیم نے تصدیق کو بپایۂ تکمیل پہنچا دیا۔ وہ یوں کہ الہامی بات کو بیان فرمایا۔ غیر الہامی کو چھوڑ دیا اس طرح ہم یہ کہتے ہیں، حق بجانب ہیں کہ قرآن نے جن باتوں کو بیان کر دیا وہی سچی باتیں ہیں۔ اس کے برعکس اور مخالف باتیں سچی نہیں ہیں بلکہ کلام الٰہی میں انسانی ملونی ہے۔

اس لئے ہم اس چیلنج کو دہرانا چاہتے ہیں کہ مستشرقین نے بائیبل کی جن باتوں سے اختلاف کیا ہے ان میں قرآنی حق و صداقت پر ہے۔ اس معیار سے موازنہ کرنے اور علمی دعوت کے لئے ہم ہر وقت ہر میدان میں تیار ہیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔ (البقرہ ع ۲۴)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال کو خرچ کر کے ان کی حفاظت کیجئے۔

(ناظر بیت المال آمد)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۸ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہو گا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہو گا۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(مینجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرحوم بھائی عبداللطیف خاں کی یاد میں

(محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ بیگم محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) سید نصیر احمد شاہ صاحب ڈیرہ چھاؤنی)

میرے بھائی عبداللطیف خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۶ اور ۲۷ اگست کی درمیانی رات کو سوتے ہوئے دل کا دورہ پڑنے پر اپنے مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میرے والد محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم منصوری میں ملازم تھے جب کہ بھائی عبداللطیف کی پیدائش ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے میرے والد کے عقیدتمندانہ اور دوستانہ تعلقات تھے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے ایک خاص قابلِ اعتماد آدمی کی تلاش ہے۔ والد صاحب نے عرض کی اگر حضور کی نظرِ انتخاب مجھ پر ہے تو بندہ حاضر ہے۔ چنانچہ ملازمت چھوڑ قادیان حضور کی خدمت میں بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کام کرنے لگے جب میں نے ہوش سنبھالی والد صاحب کو حضور کی خدمت میں والہانہ طور پر مصروف دیکھا اور انہیں اپنی اس خدمت پر بہت فخر تھا۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

۱۹۴۰ء میں میرے والد صاحب کا جگر خراب ہو گیا بیماری طول پکڑ گئی حضور ان دنوں ڈلہوزی تشریف لے گئے اور بھائی عبداللطیف نے جن کی عمر ۱۵/۱۶ سال تھی میٹرک پاس کر کے جالندھر رندھیر کالج میں داخلہ لیا ہی تھا کہ میرے والد صاحب کی وفات ہو گئی۔ وفات سے چند روز قبل میری والدہ صاحبہ سے کہا کہ حضور کی ذاتی چابیاں میرے پاس ہیں۔ جب حضور قادیان تشریف لائیں تو یہ چابیاں انکے ہاتھ میں خود جا کر دینا۔ چنانچہ حضور کے تشریف لانے پر والدہ صاحبہ نے وہ چابیاں اور بھائی عبداللطیف کا ہاتھ حضورؓ کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ حضور نے قبول کیا اور تا زندگی انتہائی شفقت سے ہمارے سروں پر ہاتھ رہا۔ ہمیں انتہائی خوشی تھی کہ ہمارے والد کی خدمات اب دوہری شکل میں جاری ہیں۔ حضور کی شفقت آخر تک قائم رہی اور بھائی کا جذبہ خدمت عمر کے ساتھ جوش و خروش کے ساتھ بڑھتا رہا۔

حضور کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (خدا تعالیٰ عمر دراز عطا کرے) نے بھی وہی عنایات قائم رکھیں اور میرے بھائی کا جذبہ خدمت اور خلیفہ وقت سے والہانہ محبت بڑھتی چلی گئی۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ آخر وقت تک انہوں نے خوب نبھایا۔

مرحوم بھائی کو ۱۹۷۷ء میں دل کا شدید دورہ پڑا لیکن خدا نے زندگی دی اب پہلے جیسی طاقت اور ہمت نہ رہی۔ لیکن حضور کی خدمت کا جنون وہی رہا میرے پاس لاہور آئے۔ ڈاکٹروں کو دکھایا ایک ہفتہ آرام کرنے کے لئے اصرار کیا لیکن ڈاکٹروں کے مشورہ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہنے لگے حضور کو تکلیف ہو گی ربوہ چلے گئے۔

وفات سے دو ماہ قبل جب حضور اسلام آباد تشریف لے گئے تو ساتھ گئے لیکن کچھ دیر بعد ہمت جواب دے گئی کمزوری بڑھ گئی تو حضور سے ان الفاظ میں رخصت طلب کی۔ حضور میں تو چاہتا تھا کہ میری جان حضور کے قدموں میں نکلے۔ لیکن اب بہت مجبور ہو کر رخصت چاہتا ہوں۔ حضور نے ازراہِ شفقت گاڑی میں ربوہ بھیجا۔

میرے بھائی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دفتر کا کام نہایت جذبہ اور خوشی سے کرتے بلکہ دوسرے کاموں کی ذمہ داری خود بھی اٹھا لیتے۔ مہمان نوازی اپنی بساط سے بڑھ کر کرتے تھے۔ غصہ اگرچہ جلد آجاتا لیکن دوسرے ہی لمحہ دل بالکل صاف ہو جاتا۔ میں سب بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ میرے بھائی کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے والد صاحب کی خدمات کو نوازا اور انکی اولاد کو دین و دنیا کی نعمتیں عطا کیں اسی طرح میرے مرحوم بھائی کی ان ۴۰ سالہ خدمات کے طفیل جو انہوں نے بچپن سے بڑھاپے تک کیں انکی اولاد کو نوازے۔ ان کا مستقبل روشن ہو۔ خدمت دین کو جاری رکھنے والے ہوں۔ انکی بیوہ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا: خاکسار کی والدہ صاحبہ اور بڑے بھائی شرف الدین صاحب بیمار ہیں نیز خاکسار کو کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسلم ممبر مرچنٹ ریلوے روڈ ربوہ)

دارالذکر لاہور میں مستقل تعلیمی کلاس کا اجرا

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۰ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام مستقل تعلیمی کلاس کا افتتاح مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے فرمایا یہ کلاس ہر جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ منعقد ہوا کرے گی اور اس میں قرآن پاک ناظرہ، باترجمہ اور باتفسیر پڑھایا جائے گا اسکے علاوہ اسلام احمدیت کی تعلیم سکھائی جائے گی۔ سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے تدریس محترم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ احمدیہ لاہور سرانجام دیں گے۔

تمام خدام اور اطفال اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

قراردادِ تعزیت

مجلس ہذا کا یہ اجلاس اپنے رفیق کار مکرم رشید محمد صاحب راشد متعلم سیکنڈ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان کی والدہ کی المناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحومہ بہت مخلص احمدی، پابند صوم و صلوٰۃ، دعاگو تہجد گذار اور مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی صدر تھیں۔ اپنے بیٹے کو جو ان کی واحد یادگار ہے خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنے کی نیت کی ہوئی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور سوگوار خاوند اور اکلوتے بیٹے اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان۔ غزوہ احزاب۔ حجم دس ہزار الفاظ۔ نقد انعامات اوّل ۷۰۰/- روپے دوم ۵۰۰/- روپے۔ سوم ۳۰۰/- روپے۔ آخری وصولی کی تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دُعائے مغفرت

مکرم میاں محمد عمر صاحب ریٹائرڈ ایس پی ساہیوال کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم مورخہ ۱۸-۳-۸۰ پانچ بجے صبح مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اخلاق فاضلہ سے متصف۔ احمدیت کی فدائی ایک پارسا خاتون تھیں۔ طبیعت میں عاجزی و انکساری اور نیکی کا پہلو غالب تھا۔ آپ نے اپنے گہرے مذہبی لگاؤ کی وجہ سے گھر کے ماحول کو بھی دینی بنائے رکھا۔ اور اپنے تمام بچوں کی پرورش ایسے رنگ میں کی کہ آپ کی تمام اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہے۔ لجنہ کا کام بھی سرانجام دیتی رہیں۔ مگر کبھی نام و نمود کی طرف ذہن نہ گیا۔ دنیاوی اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعزاز بخشا مگر ہر قسم کے تکبر اور انا سے اپنے آپ کو دور رکھا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں تین پوتے ایک پوتی ایک نواسہ ایک نواسی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے ساہیوال سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ مقیم ربوہ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: "اگر تم صاف دل ہو کر اسکی طرف آجاؤ تو وہ ہر ایک امر میں تمہاری مدد کرے گا۔" (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۵۸

میں محمد اساری ابن کواکوا دو صاحب قوم پیشہ ٹریڈرز عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن WORAWORA V/R GHANA ضلع بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۱۰-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- (پانچ صد) CEDIS ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد اساری P.O. BOX NO. 28 WORA WORA V/R GHANA.

گواہ شد:- مولوی ایم اے آر تبسم صاحب P.O. BOX NO-28, WORA WORA V/R GHANA.

گواہ شد:- موسیٰ حسین سیکرٹری مال P.O. BOX NO. 28, WORA WORA V/R GHANA.

مسل نمبر ۲۴۳۵۹

میں محمودہ بنت حمید احمد سکار جو قوم پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن جاکرتا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- طلائی انگوٹھی ایک عدد وزنی ۳ گرام مالیتی RP. ۷,۵۰۰/-

۲- بنک میں جمع شدہ رقم (TABAN-AS) میزان RP. ۱,۳۰,۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳,۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- محمودہ بنت حمید احمد سکار جو جاکرتا انڈونیشیا۔

گواہ شد:- حسین فدیل جاکرتا پوسٹ انڈونیشیا۔

گواہ شد:- اے ایف موبیلو جاکرتا پوسٹ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۳۶۰

میں مسٹر پیپ سمنتری ابن ہادی صاحب قوم پیشہ ایمپلائی عمر ۴۳ سال بیعت ۱۳ اگست ۱۹۶۳ء ساکن جاکرتا تیمور ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) موٹر سائیکل مالیتی RP. ۶۰۰,۰۰۰/-

(۲) ایک عدد باغ مالیتی RP. ۴۰۰,۰۰۰/-

(۳) قطعہ زمین مالیتی RP. ۸۰۰,۰۰۰/-

(۴) ایک عدد باغ مالیتی RP. ۱,۲۰۰,۰۰۰/-

(۵) دو عدد ٹیلی ویژن اور ریڈیو کیسٹ مالیتی RP. ۱,۵۰۰,۰۰۰/-

(۶) کچھ اوزار بجلی اور فوٹوگرافی مالیتی RP. ۳۰۰,۰۰۰/-

(۷) کچھ فرنیچر مالیتی RP. ۱,۲۰۰,۰۰۰/-

(۸) نقد رقم RP. ۱,۷۰۰,۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲,۶۰,۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- مسٹر پیپ سمنتری جاکرتا انڈونیشیا

گواہ شد:- محمود احمد رچمیہ جاکرتا پوسٹ انڈونیشیا

گواہ شد:- (MR. RACHMAT JAKASENTOSA) JAKARTA SELATAN.

مسل نمبر ۲۴۳۶۱

میں ENTIU KI DARSU HDK ولد DJUNEDI قوم پیشہ پرنٹر عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن جاکرتا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع جاکرتا مالیتی ۱/۲ حصہ ۵,۰۰,۰۰۰/- ایک مشین مالیتی ۱,۲۵,۰۰۰/- ایک ٹائپ رائٹنگ مشین مالیتی ۱,۴۰,۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲,۶۰,۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ENTIU KI DARSU HAK جاکرتا انڈونیشیا۔

گواہ شد:- RADEN ABDURAHMAN AHMADI. جاکرتا عبدالرحمٰن احمدی

گواہ شد:- E. ABDUL MANNAN جاکرتا انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۳۶۲

میں DANIAHMAD YANI ولد MAMAN LUKMAN قوم پیشہ ایمپلائی عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۷۳ء ساکن جاکرتا انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان جاکرتا مع قطعہ زمین ۷۰ مربع میٹر ۱/۲ حصہ مالیتی ۵,۰۰,۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲,۶۰,۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- DANIAHMAD YANI جاکرتا انڈونیشیا۔

گواہ شد:- IR. LIARGADIRAKSA جاکرتا انڈونیشیا۔

گواہ شد:- IR. RACHMAT JAKASENTOSA جاکرتا انڈونیشیا

گواہ شد:- JIN. BINAWARGA

مسل نمبر ۲۴۳۶۳

میں مسز سمینہ بیوہ حاجی محمد طیب صاحب مرحوم قوم پیشہ عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن جاکرتا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ساحلی زمین ۶۶۰ مربع میٹر مالیتی RP. ۱,۴۵۰,۰۰۰/- (۲) حق مہر کوئی نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲,۰۰۰/- روپے ماہوار آمد عطیہ از طرف بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- مسز سمینہ جاکرتا انڈونیشیا۔

گواہ شد:- حمید احمد سکار جو جاکرتا پوسٹ انڈونیشیا

گواہ شد:- حسین محمد صاحب جاکرتا اوتارا انڈونیشیا

درخواست دعا: مکرم مسٹر محمد اور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروزوالا ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں جملہ احباب ان کی مخرمیت واپسی کے لئے دعا کریں۔

(فضل احمد مربی سلسلہ نیروزوالا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کاملی الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔" (الوصیۃ)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر صحیح طور پر عمل کیا جائے اور جماعت کو وصیت کی اصلیت بتائی جائے اور بتایا جائے کہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ طریق ہے تو میں سمجھتا ہوں ہزاروں آدمی جنہیں تا حال اس طرف توجہ نہیں ہوئی وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں گے۔"

(الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۲۶ء)

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ان احباب جماعت کیلئے جو ابھی تک اس بابرکت نظام میں شامل نہیں ہوئے موقعہ ہے کہ وصیت کے ذریعہ اپنا ایمان کامل کر کے دکھائیں۔

موصیان کرام کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں کی صف میں جلد شامل کر دے جو خدا تعالیٰ کے علم میں کاملی الایمان ہیں۔

ایمان کامل کی ایک نشانی اور علامت یہ ہے کہ موصیان کرام کو اپنے اہل و عیال پر مال خرچ کرنے میں جو خوشی اور لذت محسوس ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی خاطر اموال کی قربانی سے اس سے کہیں بڑھ کر لذت اور خوشی نصیب ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

کہ مومن سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔

ہم سب موصیان اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کے امیدوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب موصیان کو درحقیقت ایمان کامل نصیب کرے۔ آمین

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

عاجزہ کے شوہر میاں رفیع احمد صاحب لندن میں مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ۴۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ ۳۰ دسمبر کو محمود ہال لندن میں ہوئی۔ بعد ازاں تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم جنوری ۱۹۸۰ء کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عشق کی حد تک وابستگی تھی۔ کاروبار وسیع تھا اور جس ملک میں بھی جاتے سب سے پہلے احمدیہ مشن سے رابطہ قائم کرتے۔ اپنے والدین کے نہایت خدمت گزار رہے۔ بھائیوں کے ہمدرد، غمگسار اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خاص خیال رکھنے والے تھے۔

لندن میں اور ربوہ سے بے شمار دوستوں، ساتھیوں، عزیزوں نے تعزیت کے پیغامات بھجوائے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب کو فرداً فرداً جواب دوں گی۔ فی الحال الفضل کے ذریعہ تمام غمگساروں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اے خدا! اب تو ہی ہمارے دلوں کو تسکین اور امید دے۔ ہم کمزور ہیں مگر تیری رضا پر راضی ہیں اور اپنا سر جھکاتے ہیں۔ اب تو ہی ہماری مدد فرما آمین ثم آمین

محترم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان قریباً آٹھ دس ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۷ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعرات بعمر قریباً ۷۶ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے عزیز تابوت کو لاہور لے گئے۔ وہاں اور اسلام آباد میں قانونی ضوابط کی تکمیل کرانے کے بعد تابوت کو ۱۱ فروری ۲ بجے بعد دوپہر براستہ واہگہ بارڈر قادیان لے جایا گیا۔ بھائی جی مرحوم کی بڑی بیٹی مکرمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ۔ دو بیٹے عبدالمجید نیاز۔ عبدالسلام صاحب طاہر ایک بھانجے فاروق احمد صاحب اور ایک نواسہ کو تابوت لے کر قادیان جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں اگلے دن ۱۲ فروری کو صبح نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں فضل محمد صاحب مرحوم آف ہرسیاں ضلع گورداسپور کے بیٹے تھے۔ ایک لمبا عرصہ سے احمدیہ چوک میں مٹھائی اور موڈوا ٹر کی دکان کرتے تھے۔ تقسیم برصغیر ۱۹۴۷ء میں انہوں نے بطیب خاطر درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ ابتدائی پُرخطر اور پُرآشوب ایام بڑے حوصلہ مندی اور صبر و سکون سے گزارے اور جو بھی ڈیوٹی ان کے سپرد ہوئی اسے نہایت خندہ پیشانی اور خوشدلی سے ادا کیا۔

مرحوم نیک۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو درویش تھے۔ سادہ طبع رکھتے تھے۔ محنت اور مشقت سے کبھی عار محسوس نہ کی۔ درویشی دور میں انہوں نے معماری کا کام بھی سیکھ لیا تھا اور حسب ضرورت یہ کام بھی کر لیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بھی بہت ذوق رکھتے تھے۔ اور اسے مؤثر انداز میں بیان کرنے کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔

بیماری میں لوکل علاج معالجہ کے علاوہ انہیں امرتسر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ان کے بچے پاکستان سے وہاں پہنچ کر ان کی تیمارداری اور خدمت کرتے رہے۔ بعد ازاں ڈاکٹری اجازت کے تحت انہیں اپنے ہمراہ پاکستان لے آئے۔ حیدرآباد (سندھ) سابقہ علاج کے تسلسل میں علاج ہوتا رہا۔ بدوران علاج افاقہ بھی ہوتا رہا۔ پھر انہیں یہاں ربوہ لے آئے۔ گو یہاں طبیعت بظاہر اچھی معلوم ہوتی تھی۔ مگر وقت مقررہ آن پہنچا تھا۔ اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ الحمد للہ کہ ان کی خواہش کے مطابق ان کی میت قادیان پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے قرب خاص سے نوازے آمین

نیز میرے والد پیر محمد یوسف صاحب کے لئے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(منہ پروین رفیع احمد سیکرٹری لجنہ انگلستان لندن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

احمد اینڈ سنز رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵

ربوہ اور بیرونیات ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ